پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس سے بھی آگاہی ہونی چاہیے۔ رسولؐ اللہ کا ارشاد ہے: ''جب تمھارے پاس رشتہ لینے دینے کے لیے کوئی ایسا شخص آجائے جس کے دین و اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کو رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ گویا کہ اچھے رشتے اور پسندیدہ رشتے کے ملنے کے بعد اس میں پس و پیش کرنا یا روڑے اٹکانا یہ روے زمین پر فساد اور فتنے پھیلانے کا باعث ہے۔ اس سے گریز کیا جائے اور اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کی راہ میں روڑے نہ اٹکانے چاہییں۔ (مصباح الرحمٰن یوسفی)

غیر مسلم سے اظہارِ تعزیت

س: ایک مسلمان کی غیر مسلم شخص کی وفات پر اس کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیسے کرسکتا ہے؟

ج: انسانی زندگی میں خوشی اور غمی کے مواقع مسلسل آتے رہتے ہیں، اور اسلام نے ان مواقع پر ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہونے، اس پر اظہارِ مسرت کرنے، اور غمی کے موقع پر اظہارِ ہمدردی اور تعزیت کرنے کو اسلام کے تقاضوں میں سے قرار دیا ہے۔

خوشی یا غمی کے موقع پر شرکت یا ہمدردی کے اظہار کے لیے مذہب یا رنگ نسل کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ آپ کا پڑوسی یا جاننے والا آپ کی طرف سے اس ردعمل کا حق دار ہے کہ آپ اُس کی خوشی میں بھی شریک ہوں اور اگر اُس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر اظہارِ ہمدردی یا تعزیت کریں بلکہ ممکنہ تعاون بھی پیش کریں۔ رسولؐ اللہ نے ہمیشہ اپنے متعلقین یا پڑوسیوں کے ساتھ اسی حُسنِ سلوک کا اظہار فرمایا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ تعزیت، اظہارِ ہمدردی اور دعاے مغفرت میں بڑا فرق ہے۔ دعاے مغفرت صرف اہلِ ایمان کا حق ہے اور انھی کے ساتھ مخصوص ہے۔ کسی غیر مسلم کے لیے آخرت میں کامیابی اور فوز و فلاح کی دعا ٹھیک نہیں ہے اور نہ کسی غیر مسلم ہی کو اس کی توقع ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس بات پر یقین ہی نہیں رکھتا ہے۔ رسولؐ اللہ سے کسی غیر مسلم کے لیے یہ عمل ثابت نہیں ہے بلکہ خود حضرت ابراہیمؑ کی مثال اس سلسلے میں بڑی واضح ہے کہ آپ نے اپنے والد کے لیے اس خواہش کا اظہار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔